

تعمیرت

ایسی حالت میں جبکہ البدرد کی بوقت اشاعت میں غیر معمولی دیر ہوئی ہے۔ اور اپنے امام مقتدار کے عاشق زار خدام اظہار اب و بطن کے حضوروں سے ہرے ہرے خطوط البدرد کی وصولیت کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔ یہ ایک ظلم عظیم ہو گا۔ اگر ہم اپنے قدر دان اور احمدی بھائیوں کی اوس خوش معاملگی کا اظہار نہ کریں۔ جو وہ اس حالت محسوس کاغذ کے ساتھ بربت رہے ہیں۔ جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ اخباریہ کی عادت ایک نشہ کی عادت ہے۔ کچھ کم حکم نہیں رکھتی۔ اگر وقت پر اخبار نہ پھینچے۔ تو اپنے دل اور دماغ کو واقعی سخت تکلیف دہی سے کم ہو گا۔ یہ سب اعضا ایک مقرر وقت پر ایک خاص قسم کے مضامین سے لطف اور مسرور حاصل کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اور جب اس وقت اونکو وہ غذائے دل۔ تو ضرور ایک نئے چھینی کی کیفیت انہیں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بجائے اسکے کہ ہم اخبار سے انکو کسی قسم کی مسرتی اور تسکین حاصل ہو۔ وہ اس قابل ہو جاتا ہے۔ کہ اس سے نفرت کھائے۔ اور تڑا تڑا بھرتے کے بعد اس نئے تعلق کو قلع کر دیا جاوے۔ جو اخبار کے ذریعے سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی جماعت اس تقاضائے بشریت پر عمل درآمد نہیں کرتی۔ اور اپنے نفس پر جبر۔ یا خدا تعالیٰ کی رضامندی کو مقدم رکھ کر بجائے نفرت کے اظہار محبت کرتی ہے۔ اور پاس رفت کو مد نظر رکھ کر امدادیں ہاتھ بٹاتی ہے۔ تو یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ جسے ایسی جماعتیں ہمیں منسلک کر دیا ہے۔ جو کہ ہمارے ہر قدم کا مصداق ہے۔

البدرد کو اشاعت پائی کامل چار ہفتہ ہو چکے تھے۔ اور اس سے پیشتر یہی پورے عرصہ سے اسکے خبر و دورہ لکھنے شائع ہوتے رہے۔ اور اس لئے ہمارا خیال تھا۔ کہ مقتدر دی وی ایس ماہ میں ہم روزانہ کرینگے۔ وہ غالباً ایس آویٹیک۔ لیکن برخلاف ہماری امید کے دیکھا گیا۔ کہ اکثر ممبران جماعتیں کٹاؤ دہی سے انکو وصول کر لیا۔ اور آج تک کوئی حرف شکایت انکی زبان پر نہیں آیا۔ اس مروت اور ہمدردی نے ہمیں امید دلائی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا فضل البدرد کے شائع

حال ہو کر حد نظر تک کہ ان بولوں کو ہمارے دل کا جو کہ وقتاً فوقتاً اسکے مقابل آکر اس کی خوشن اور تسکین بخش روشنی کو مہر قلوب پر پڑنے سے روک دیتے ہیں سناں کی جو شکایت تھی۔ وہ بھی پوری ہوتی جاتی ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی قدرت عالی کے نور پر ہماری مشکلات کو کھولتا جاتا ہے۔ یہاں سے تا نظرین اور میر سے چاہتے ہو وہ عالی بھائیوں خدا تعالیٰ کا فضل تمہارے شامل حال ہو۔ اور تمہیں اسکے پاک راہوں پر چلنے کی توفیق عطا ہو۔ البدرد تمہارا ایک دینی خادم ہے۔ اسکے استغاث اور استیقام کیلئے جس قدر سعی فرماؤ گے۔ مجھے امید کامل ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کبھی انکا اجر دے بغیر نہ رہے گی۔ جنہاں اس ایک خدمت کے جو میرے ہاتھوں پر زریعہ ہو چکی ہوتی ہے۔ ایک اور خدمت بھی میں نے اپنے ذمہ لی ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ میں جب البدرد کے لئے دعا کرتا ہوں تو سناں ہی یہ بھی دعا کرتا ہوں۔ کہ جو کچھ میں لوگوں تک پہنچاتا ہوں۔ اور جو جو لوگ اسے پڑھتے ہیں۔ جھکو اور ان سب کو اس پر عمل درآمد کی توفیق خدا تعالیٰ عطا کرے۔ تاکہ ہم سب لہر لغووں کا مالا لغووں کے مصداق نہ بنیں۔ بلکہ اپنے آقا و امام کے اقوال اور ارشادات مجسم ہو کر ہمارے ذریعہ بجا ہوں۔

رسید زر لغایت ہم جو لگے ۱۹۰۲ء

- میاں کریم بخش ضابطیت
- میاں قدرت اللہ صاحب لاہور
- میاں غوث محمد سعید اللہ پور
- میاں عبدالرشید صاحب منیر کاچک
- میاں محمد مبارک صاحب پٹو کے
- محمد مختار احمد صاحب دکن
- میر شکار صاحب کولہا
- جناب فضل حق صاحب گوجرانوالہ
- میاں فوجدار خان کوٹلی نرائن
- جو دہری غلام قادر صاحب مہرود
- مفتی فیاض علی صاحب
- محمد بخش صاحب ڈیپٹی پور
- مطیع اللہ خان صاحب
- سوار فضل محمد خاں صاحب گولڑا

آئندہ کی ذرا سفید بزمیں سے ضروری

التماسیں

نمبر ۲۲ البدرد میں ایک خاصہ نقشہ ہمیں لکھا گیا تھا۔ اور جہاں جہاں محض قیاسی طور پر یہ بد میدان کا خاکہ ہے۔ اگر اسے بعض اصحاب نے پسند فرما کر تائید کی ہے۔ کہ اسے ذرا لا جاوے۔ لیکن چونکہ اسکی نیازی کیلئے ایک نقشہ نویس کا تہ کی ضرورت ہے۔ جسکا ملنا محال ہے۔ اسلئے میری رائے ہے کہ ایک خوش نما اور دل پسند ایسا نظارہ تیار کیا جاوے جسکو علاوہ اپنی خوش نظری کے کاغذ کیلئے تیار کرنا بھی آسان ہو۔ اور وہ البدرد کے مفہوم کو ادا بھی کرتا ہو۔ اگر میرے مہربان ذرا نہیں تو جہ فرما دیں تو ایسے نقشہ کا تیار ہونا مشکل امر نہیں ہے۔ پہلے صرف پسند سے ذرا تیار کر کے خاکسار کو نقشہ ارسال کیا جائے پھر جو پسند ہو گا سطر چھپوائی جائیگی جس کا تہ قلم پیر کر تیار کر لیا کر لگا۔

پڑکار چارگانہ کا نوٹیشن

حساب کتاب میں سہولت کی غرض سے اس سال میں نے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ جو ضروریار ماہ جولائی سے آئے ہیں۔ یا جھکا سال اس ماہ سے شروع ہوتا ہے انکے نام صرف آخر دسمبر تک دی جاتی کیا گیا ہے۔ تاکہ ہر ایک ضروریار کا حساب شروع جنوری سے ہو کر اسے اور آئندہ بھی ایسا ہی دستور رکھنے کا ارادہ ہے۔ بعض چند اصحاب کی طرف گذشتہ سال کی قیمت باقی ہے۔ وہ جلد روانہ فرما کر کارخانہ کی امداد فرما دیں۔

جن کو فرما کر انکے لئے گذشتہ چند ماہوں میں سنی ہجرت سے ضروریار پیدا کر کے کارخانہ کو منگوا کر لیا ہے۔ انہیں سے۔ کہ کچھ بد انتظامی کی وجہ سے اشاعت کا شمار پر بھی اثر پڑا ہے۔ ہم انکے نام شائع نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جہاں کی ضرورت سے بظرف کسی نہر میں ہم دوسرے احمدی بھائیوں کی توجہ دلائے کیلئے اعلان سب نام شائع کرینگے۔

ماوعاء الکافرین الانی ضلالاً

گذشتہ اشاعت کو منظر

اگر تم اس کا یہ جواب دو کہ ہم خدا تعالیٰ پر یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اس میں یہ تمام قدریں ہیں۔ تو ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ اس قدرتوں اور صفات کا مظہر بھی کوئی ہے کہ نہیں۔ اگر تم کہو کہ اس وقت کوئی نہیں۔ تو پھر آخر وہی بات ثابت ہونی کہ جیسے تمہارے قول اور فعل میں تطبیق نہیں۔ ایسے ہی خدا کے قول اور فعل میں نہیں ہے۔ کیونکہ جب اس میں ایک طاقت تو موجود ہے اور اس کے وعدے بھی موجود ہیں۔ لیکن عملی طور پر اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ تو پھر یقیناً کب حاصل ہو سکتا ہے۔ اسی لئے ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اس وقت جو لوگ صرف بذریعہ دعا کے طاہرین سے مخالفت جانتے ہیں۔ اور عقائد اور اعمال کی اصلاح نہیں کرتے۔ ان کی دعاؤں و مندن نہیں ہو سکتی۔ وہ قرآن شریف کی آیت مآذعاً و الکفران الا فی ضلالی کی مصداق ہے۔ اس وقت ان لوگوں کی دعا کا قبول نہ ہوا ان لوگوں کے کفر کا ثبوت ہو۔ جیسے وہ کافر جو کہ خدا کی قدرت کو ٹھکرادو اور اس کے صفات کی نفی کرے۔

اسے نظریں خدا غور فرماؤ اور دیکھو کہ اگر ایسے وقت میں خدا تعالیٰ ان کی دعائیں من لے۔ تو ہوا سے اس کے اور کیا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہر ایک فرقہ اور ہر ایک مذہب میں جس خیال اور عقیدہ پر قائم ہے۔ وہ بالکل حق ہے حالانکہ بالہدایت یہ بات باطل ہے۔ اگر یہ سچ ہو تو پھر خدا تعالیٰ کے وجود کی بھی کوئی دلیل باقی نہیں رہتی۔ ایک ہندو دعویٰ کر سکتا ہے کہ بت پرستی جیسے طاہرین سے بچایا۔ نتیجہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اصحاب کبار رضی اللہ عنہم پر تیرا بازی سے بچ گیا۔ تیر پرست اور پرپرست بھی۔ علیؑ نہ انقیاس اپنی اپنی جگہ دیکھ لیتے ہیں۔ لیکن مردوں کی ہڈیوں سے ایک ہی وقت پر قوم خدا کی صفات چھین ہیں۔ اور ہمیں بچایا پس ایسی صورت میں ایک چیلانگ ہی سو سے اس کے کہ سچ خدا کی طلب کیوں ہو جاوے۔ ہو گیا نتیجہ ہو سکتا ہے اس لئے یہ امر بت ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام فرقوں کی دعائیں نہ سنتے نہ جو کہ جاؤا و اعتدال سے ہٹ کر اس وقت حقیقی ایمان اور اسلام کے لئے تیار ہوں۔ کیونکہ خدا کی طرف سے جو مامور ہو کر آتے ہیں۔ وہ امر حق کا فیصلہ کرنے اور خدا کا اصلی اور کو

حقیقی چہرہ دکھانے کے لئے آئے ہیں اور ہر ایک قوم اور ملت کے استغاثہ اور فریادیں جناب اعلیٰ میں پیش ہونی ہیں اور مامور کا زمانہ ایک فیصلہ کا زمانہ ہوتا ہے۔ اسی لئے ان مامورین کا نام قیامت بھی ہے۔ کیونکہ جیسے قیامت میں حق اور باطل کی تمیز ہوتی ہے۔ ویسے ہی ان کی ہشت برہمی ہوتی ہے۔ جب یہ حال ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ ہر ایک کی دعا کو طرح قبول کر سکتا ہے۔ ہاں اگر اسے یہ منظور ہے کہ حق اور باطل کی تمیز ہو جاوے اور کوئی اس کا سچا پرستار دنیا میں نہ رہے۔ تو بے شک من لگا۔ ورنہ یاد رکھو کہ اس قسم کے خیالات محال اور جنوں ہیں اور کچھ نہیں۔

اور اگر تمہارے یہ خیال ہیں کہ جو کچھ ہم نے لکھا ہے غلط ہے اور تم سب اپنی اپنی جگہ راہ راست پر ہو اور بعض افراد تم میں سے جو گروہ الائنڈ ہیں۔ وہ خدا کے برگزیدہ اور اس کی بارگاہ میں رسائی رکھتے ہوئے ہیں تو پھر اس کا فیصلہ بھی آسان ہے۔ جیسے کہ ہمارے امام اور مولانا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب واضح السلاو میں بڑی بخوبی سے لکھا ہے اور جس کو پڑھ کر خلاصہ کے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں

مسلمان چاہتے ہیں کہ ہماری رسمی نمازوں اور رسالوں سے یہ بلاں جاسے۔ آری یہ ملن دیکار بھی ہے۔ کہ یہ بلاں کے طاہرین و بدیہ کے ترک کرنے کی وجہ سے ہے۔ سناتن دمہم فرقہ کہتا ہے کہ اگر گاؤں کو فرسخ کرنا ترک دیا جاوے۔ تو طاہرین دور ہو جاوے گی۔ لیکن ان تمام مشرقی اقوال و دعویٰ میں سے کوئی قول بھی ایسا نہیں ہے۔ جس کو دنیا کے آگے صریح اور بدیہی طور پر فروغ حاصل ہو سکتا ہے۔ اور کسی شخص کو صحیح عقیدہ کا حامل معلوم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خلاصہ نے ہمیں ایک حیار دیا ہے۔ کہ فائدہ قادیان کو اس کی غرناک تباہی سے محفوظ رکھنا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔ اور اگر کسی کو اس سے انکار ہے اور اس کا خیال ہے۔ کہ اوس کے غلط عقیدوں پر عمل درآمد کرنے سے یہ بلاں مل سکتی ہے۔ تو یہ خیال بغیر ثبوت کے قابل پذیرائی نہیں۔ پس جو شخص بن تمام فرقوں میں سے اپنے مذہب کی سبائی کا ثبوت دینا چاہتا ہے۔ اس سے عمدہ موقع ہے کہ ہم ایک دین میں سے اپنے کسی مقدس یا مشہور موقع تمام کی نسبت پیشگوئی کر دے۔ کہ وہ طاہرین سے بچا رہے گا۔ مثلاً آری لوگ نابین کی نسبت سناتن دمہم و اسے امرت سر کا نسبت۔ عیسائی لوگ کلکتہ کی نسبت انجمن حمایت اسلام کے ممبر

لاہور کی نسبت۔ فرقہ وہابیہ دہلی کی نسبت پیشگوئی کروں کہ یہ نشانات طاہرین سے محفوظ رہیں گے۔ اور پھر خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھ لیں۔ جو شخص جو شخص باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دشمن استخالف اور افرامان ہو سکے اگر اپنے عقیدہ کو کیوں باقی رکھے کے طاہرین کو دور کر سکتا ہے وہ مرد میدان بن کر باہر نکلے۔ اور پیشگوئی کرے تو خدا تعالیٰ ان سب کو جو ہمارے سے گا اور اپنے رسول کی صداقت پر چہرہ لگا دے گا۔ جس سے معلوم ہو جاوے گا۔ کہ سچا موعود اور پرستار وہی ایک ذات پاک ہے جس نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مامور کر کے ارسال کیا ہے۔ فقط

خبریں

میرزا صاحب۔ رنگوں سے خبر دیتے ہیں کہ ۱۷ جولائی کو ایک شیوہ باری مان نامی وہاں مشرف باسلام ہوا۔ اسلامی نام محمد اویس رکھا گیا۔

میرزا حیرت۔ کے حیرت انگیز مضامین کی جو حقیقت ہمارے دعویٰ معافی نے بنیادیہ الیہ ایک پر واضح کی ہے۔ اس کے شکر یہ ہیں ہمارے پاس غلط فہمی کے جن اور ایک کو اس کے عام دعویٰ ہوئی ہے۔ دراصل شکر یہ کے متعلق ہمارے دہلی جہاں صاحب ہیں۔ جو کہ ناکار کے ساتھ خصوصیت سے ہمدردی رکھتے ہیں۔

ولادت۔ ہمارے کریم منعم دوست ابو غلام غوث صاحب و پیرزئی اسٹنٹ سابق ملازم و گنڈا دیو کے کے ہاں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک فرزند احمد محمد تاریخ ۳۰ جولائی ۱۹۷۶ء بروز شنبہ وقت دو بجے صبح عطا فرمایا۔ خدا تعالیٰ مولود و سوسو کی عمرانی اطماعت اور دینی خدمات میں زیادہ کرے۔ آمین۔ اور سلام مسیح موعود سے ہم اپنے دوست ابو غلام غوث کو خصوصیت سے مبارکباد دیتے ہیں کہ وہ ہنوں نے قادیان کے ۸ ماہ کے قیام میں خدا تعالیٰ کے انعامات کو دوسرے افریقی اور اسی صحابیوں کے مقابل خصوصیت سے بڑھ کر حاصل کیا جو۔ پورا پورا مستقل رہائش کیلئے ایک عمدہ محل مکان اور قطعہ زمین حاصل کیا ہے۔ نتیجہ میں ان کا ارادہ بیان مستقل رہائش کا ہے۔ ہمیں انچون دستوں پر افسوس ہو۔ جو کہ افریقہ میں تو کم از کم قادیان میں ۲ ماہ رہنے کو کچھ تو تھے۔ لیکن وہاں اگر وہ سہ ماہیہ بھی نہ رہے۔ اور وہاں کی گھسیڑ سے جو تو عدم استقلال سے چھوڑے گا۔ اور بعض اگر فرقہ سے رخصت وغیرہ پر آئیں۔ تو بلا لاکھات اپنی انا اور ہمارے ہر پاس ہوا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ

احمدی خاتون کی جانب سے ایک نیا وکراش کا جواب طلب

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار ابدر دارالامان ایم فیضانہ
بھارتیہ لاہور

آپ کا مضمون اخبار گہر بلجیسا لکھا جو کہ پورا پورا میرا ہی دل جانتا ہے
مخبر میرے دل کو اسی سے نکلیں رہتی ہے۔ لہذا آج ایک نیا
کہتی ہوں۔ دسج فراگرمون فرادین۔ اگر یہ تجویز پسندیدہ
اور مقبول ہوگی۔ تو انشا اللہ تبارک میں سے پہلے اس میں
حصہ نہ لوں گی۔ اگرچہ میں کہہ اپنی بڑی لیاقت نہیں رکھتی۔ مگر
تاہم کچھ تو بے بسوں نے لفظوں میں لکھتی ہوں۔ وہ یہ ہے کہ
اگر آپ ابدر میں ایک کالم یا مضمون خاتون کا بھی نکال لیں۔ تو
ہماری احمدی بہنیں بہت ہی فیضیاب ہوں۔ اور امید ہے
کہ آئندہ نسلیں بہت ہی نیکو کار اور تربیت یافتہ ہوگی
اگر ہماری احمدی بہنیں مکمل تعلیم یافتہ ہوگی۔ اور اس
کالم میں احمدی بہنیں ہی مضامین لکھا کریں۔ چونکہ آج
کل تعلیم نسوان کا زیادہ تر رواج ہو چکا ہے۔ اس لئے میرا
خیال ہے کہ ہماری بہت سی احمدی بہنیں تعلیم یافتہ ہوں
گی۔ اور وہ لکھ سکیں اور ابلا رو وغیرہ بھی لکھ سکتی
ہوگی۔ مگر ان کی توجہ زیادہ زیادہ ہو جائے گی۔ جب کہ کالم
نسوان جاری ہو گیا۔ تو ہماری قوم کی خاتونیں زیادہ فیضیاب
ہوگی۔ جناب میں آپ جو جانتے ہیں۔ کہ ہماری ترقی کا
دار صرف عورتوں کی تعلیم پر ہی ہے اور یہ لکھ سکتی ہوں
ہوگی۔ تو آئندہ ایک قوم ضرور آئندہ آسوی گی۔ تو پھر جیل
ضرور چاہئے کہ کوئی اخبار نسوان (جس کی ایڈیٹر خاتون ہی
جاری ہو جاوے۔ اور جس میں زیادہ تر مضمون اور اخباری
شوقہ دینا اور نازنگی بسر کرنے کے ہی مضامین درج ہوں
کریں۔ اگر ہماری احمدی جماعت کو شش کرے۔ تو اخبار نر
نسوان جاری ہو سکتا ہے۔ مگر قریباً ابھی اخبار نسوان
جاری ہونا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ ان یہ آسان سے کہہ
مستز بہنیں اور ہم امیر ہو یا نوب احمدی باہمی آپس میں
آندہ جو بہت ہی آسان اور چوٹی رقم ہے) دفتر ابدر میں
بھیج دیں۔ اور ایڈیٹر صاحب دو ورق علاوہ ابدر سے
اور نیا کریں۔ جس میں احمدی خاتونوں اور بہنوں کے
لکھے ہوئے مضامین درج ہوا کریں۔ اگر ایڈیٹر صاحب
ابدر کو شش کریں۔ تو یہ کام ہو سکتا ہے۔ اگر ایڈیٹر صاحب

میرے مضمون کی تائید اسی کے ساتھ ہی ضرور سے
کریں۔ اور اپنے معزز ناظرین کی توجہ اور سرمدیل
کریں۔ تو میں سب سے پہلے بڑی خوشی سے اس خدمت
کو تیار ہوں۔ اور بھی انشا اللہ بہت سی احمدی بہنیں
ہیں جنہوں نے تھوڑا وقت بھی صرف کر سکی۔ تو دو ورق
ہر مضمون کوئی بڑی بات بھی تو نہیں؟ اب بڑے زور
سے میں اپنی ساری احمدی بہنوں کی خدمت میں لٹاؤں
کرتی ہوں۔ کہ یہ نیک کام اگلے ہفتے سے ہی شروع کیا
جاوے۔ یا اگلے ہفتے تک میری اس تجویز کا جواب
دیا جاوے۔ کہ آپ کی کیا رائے ہے۔ اور میں اپنی
رائے کے جواب میں خصوصاً جناب راج لی صاحبہ
کامن احمدی اور امرتزار احمدی بہنوں کی توجہ مدلل
کرتی ہوں۔ کہ آباہن کی پسندیدہ ہے یہ تحریر یا نہیں۔
اگر جواب اگلے ہفتے تک کوئی نہ آیا۔ تو سو رائے اپنی
کے ہماری قوم سے اور کیا امید ہو سکتی ہے۔ فقط
والسلام

اور نیز یہ نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
درج کرتی ہوں۔ یہ بیعت حضرت ادریس سے پہلے کی
تصنیف ہے

میں شائق دیدار نور خدایاں
میں شائق دیدار نور خدایاں
دکھاؤ جمال پانچا کچھ خدایاں
دکھاؤ جمال پانچا کچھ خدایاں
پیرم کو نیکو بلائیے
پیرم کو نیکو بلائیے
میرا دل تیرا چاہے
میرا دل تیرا چاہے
کوہم آج کل عالم میں
کوہم آج کل عالم میں
قیامت تک آپ آجائے
قیامت تک آپ آجائے
تیرے در پہ اپنی خاتون عاجز
تیرے در پہ اپنی خاتون عاجز
ترجمہ نیا میں کرتی صلہ ہوں
ترجمہ نیا میں کرتی صلہ ہوں
فقط
فقط
خاکسار ایک احمدی خاتون شمع گوہر پنجاب

جواب از طرف ایڈیٹر

ہماری احمدی خاتون کو سب سے اول یہ معلوم ہونا چاہئے
کہ جب ۱۵ اپنی احمدی بھائیوں اور بہنوں کو مخاطب کریں تو
ابتداء اسلام علیکم کہ ہے ہو تسلیم وغیرہ وہ الفاظ ہیں جو
کہ ہندوستان کی اکثریت پسند کیا ہے۔ اور وہ لکھتے ہیں
لیکن جس عالم میں ہم لوگ موجود ہیں۔ اور جہاں
کی بود و باش ہم نے اختیار کی ہے۔ وہ ان ایسے الفاظ کسی
وقت کی نظر سے نہیں دیکھے جاتے۔ انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو اسوہ حسنہ ہم اہل اسلام کے لئے پیش
کیا ہے۔ وہ ہم سے لے کر کافی ہے۔ اور میں نہیں

سکتا۔ کہ اسلام علیکم سے بڑھ کر کوئی اور کلمہ لکھ کر ایک دوسرے
کو خطاب کرنے کا ہو۔ میں اسی لئے مراد تھا۔ کہ آپ کی تعلیم
عالمی ہے۔ جو اب میں کیا لکھتا ہوں۔ بہر حال میں اسلام علیکم
سے استدارا کرتا ہوں۔ اور امید ہے۔ کہ آپ آئندہ کسی کو خطاب
کرتے وقت یہ کلمہ استعمال کیا کریں گی

تاریخ ایک ایسی جگہ ہے۔ جہاں مسنورات کی حقوق
شناسی ان کیسے شفقت اور محبت سے سلوک اور حسن معاشرت
کی خاص تعلیم ملی ہوئے دی جاتی ہے۔ اور جہاں تک میل
خیال ہے۔ ہمارے ہاں امام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور
اس سے اتر کر حضرت خاتم نورا کے ہیں صاحب حسن معاشرت
کے لحاظ سے دو ایسے مشرک وجود ہیں۔ جن کی نظائرس
الہیہ ان رنگ میں کسی اور جگہ ملنی محال ہے۔ اور میری اپنی
رائے میں وہی عورت مسنورات کی بہنوں کی زمانہ اور وقت
کی ضرورتوں کے موافق نامہ نگاری کر سکتی ہے جس سے
زمانہ نبوی کی مہلک بیہوشیوں کے حالات بسطہ سے ظاہر
کئے ہوں۔ اور میرا خیال یہ ہے کہ ہر مہلک بیہوشیوں سے اس
کا عملی نمونہ شاہدہ کیا ہو۔ اس میں شک نہیں۔ کہ عورتوں کی
حالت بہت ہی قابل رحم ہے۔ مگر دراصل مردوں کی اپنی
قابل رحم حالت نے ان بھائیوں کو بھی قابل رحم بنا دیا
ہے۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ جن عورتوں میں حقوق
شناسی اور حقیقی خدایاں سے کما دہ بڑھتا جاوے گا۔ اور
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور تعلیم کی حقیقی
غفلت ان کے دل نشین ہوتی جاوے گی۔ تو ان عورتوں
کی حالت بھی سنو رہی جاوے گی۔ سو عورتوں کو خدا کا شکر کرنا
چاہئے۔ کہ خدا کا یہ اسبج موجود علی الصلوٰۃ والسلام
اسی لئے نازل ہوا ہے۔ تاکہ وہ ہر لفظ کی اصلاح کرے
اور حسن اسحاق اور حسن معاشرت کے قواعد میں جو فخر
آگیا ہے۔ وہ اپنی تعلیم اور تاثیر سے اس سے دور ہوا اعتدال
پر لارہ ہے۔ اور ہماری جو بات پر میرے نزدیک یہ ضروری
امر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
تقریروں اور تعلیم کو احمدی بہنیں اپنے دل پہ لہجہ میں زیادہ
تفصیل کیساتھ ایک دوسرے کو پکچاویں

ایسی بہت سی احمدی بہنیں ہیں۔ جو شہ و روز
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود کو اپنی لئے
دعا میں رہتی رہتی ہیں۔ کہ آپ کی بیعت اور تعلیم کے اثر سے
ان کے جاہ و دولت کی وجہ سے انہوں نے اور پارہیز عادتوں میں عورتوں
عادت تغیر ہو گیا ہے۔ اور ان کو جس قدر اہل حقوق مانا گیا
ہے۔ اور ان کی ذرا سی سیمو خطا میں جس طرح کے
جو روئے خاندان کے نزدیک رد و محرم گئے۔ ان سب کا
باعث صرف اپنی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان ہونا چاہئے
وہ نہیں ہے۔ اگر سچا ایمان ہو تو جو ہر اس کے ایسے شہادت

کبھی ظاہر نہ ہوں۔ دراصل بات یہ ہے کہ اس وقت میان بیوی کے تعلقات بھی ظہور الفساد فی البدن والبعی کے مدارق میں۔ نہ خاندان کو یہ علم ہے۔ کہ جو خورقوں سے کیسے سلوک کریں۔ جس سے ان کی صحت میں خلل نہ آوے۔ ان کے خیالات بالکل بے ہون۔ ایمانی قوت ترقی کرے تو فی صحیح و سالم رہیں۔ تاکہ اولاد بھی انہی صفات حسنہ سے منتفع ہو کر ایقانت الصلوٰت اور دین کی تمام ہو۔ نہ خورقوں کو یہ ڈینگ اور بلیقہ ہے۔ کہ اگر اوکا کاغذ نہ بد مزاج۔ پڑھا۔ اگلے اگلے اسی بات پر روٹھے والا ہو تو کس طرح اس کو شیشہ میں لٹا رہے۔ جس سے تلخ زندگی بسر نہ ہو۔ اور چون زندگی کے اس مادی دنیا میں تیز کرے ہیں۔ وہ ہنسی اور خوشی سے تیز ہونا بہر حال ہمارے بہت ہی حالتیں قابل اصلاح ہیں۔ اس لئے اس میں دعا سے مدد لینی چاہیے۔

خورقوں میں ایک بڑی غلطی یہ ہے کہ ان کو تحصیل علوم حد کا شوق نہیں ہے اور جس طرح وہ اپنے دیگر خوبیاں خاندانوں سے طلب کرتی ہیں اسی طرح ان کو خواہش نہیں ہوتی کہ ہمارا ایمان ہمیں علم میں پڑھاوے۔ اور یہی وجہ ہے کہ طبقہ نوان نہ اپنے خورقوں کی پوری نگہداشت کر سکتے ہیں۔ اور نہ مردہ ہی ان کے حقوق ادا کرنے میں مستدین ہیں۔ اس لئے میری رائے ہے کہ اس قسم کے مضامین ہونے چاہئیں۔ جس سے تعلیم یافتہ خورقوں میں اپنی بے علم ہستیوں کو تحصیل علوم کا شوق دلائیں۔ میں اللہ اللہ کسی دوسرے موقع پر بتاؤں گا۔ کہ مستورات کے لئے کس کس قسم کے مضامین البدر کے کاموں میں شائع ہونے چاہئیں۔ سر دست مجھے بہت مصروفیت ہے۔ آپ سے تحریر فرمایا جا کر اگر اس کا جواب اگلے ہفتہ تک نہ آیا۔ تو مایوسی ہوگی۔

میری رائے میں ہندی اچھی نہیں۔ سنت اللہ ہی ہے کہ ہر ایک کام بند نہ ہو۔ اگر آپ اسے ایک دینی خدمت خیال فرما کر سر انجام دینا چاہتی ہیں۔ تو خدا تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا۔ آپ جو ایک انتظار میں بیٹھ کر رہیں۔ بلکہ فوراً کرتی رہیں۔ کہ اس میدان میں قدم رکھتے وقت مجھے کس طرح کام کرنا چاہیے۔ کون کون سی باتیں احمدی ہستیوں کی خدمت میں پیش کروں۔ جو کہ تعلیم اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے اسوہ حسنہ۔ اور ہمارے پاک امام کی موجودہ برکت تعلیم سے کسی طرح باہر نہ ہوں۔ اور کیا طرز اختیار کریں۔ اور وہ۔ میں کئی ہفتوں کے ایمان ترقی کریں۔ اور وہ دنیوی امتیازات و ریشہ و ریشہ میں خرابی کو ترک کر کے دین اور اخلاق ناطقہ کے زیوروں سے مزین ہوں

آپ دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ آپ کے مضامین کو مستورات کی ہدایت اور اصلاح کا ذریعہ بناوے۔ اور خود یا اپنے مونس و عنکار خاندانوں کے مشورہ سے ان مضامین پر دینی کتب کا مطالعہ کر کے پھر مضامین اگلے لکھ رہیں کہ مسلسل اڑھائی نکل سکیں

والسلامہ (خاکلہ نورانی)

ایک معجزہ کی حقیقت

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے ایک یہ معجزہ بیان کیا جا رہا ہے کہ آپ کے قدم مبارک کا سایہ نفا۔ جس پر لاکھ لوگ اس وقت سے انکار کرتے ہیں۔ کہ یہ خلاف عقل ہے۔ اور بعض اس کی اسناد کی صحت کے لحاظ سے اسے کم معتبر سمجھتے ہونگے۔ لیکن ذیل میں ایک نذرہ ثبوت ہم اس کا دیتے ہیں۔ جس سے اس معجزہ کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور یہ امر محالوں میں نہیں رہتا

مفتی محمد صادق صاحب کو مؤرخ فضل ایزدی حضرت حج موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفیق سفر ہو کر قرا حاصل ہے۔ جب کبھی حضور کسی سفر کیلئے نیا ہوں۔ تو خصوصیت سے مفتی صاحب کو حکم ہوتا ہے کہ وہ بھی ہمراہ چلیں۔ اور پھر اسی بیک و گاڑی میں انکو جگہ دی جاتی ہے۔ جنہں حضرت اقدس خود سوار ہوں مفتی صاحب بیان فرماتے ہیں۔ کہ میری عادت ہے۔ کہ جب بیرون سفر ہوں تو میں اس طرف بیٹھا کرتا ہوں۔ جدم سورج ہوتا۔ کہ حضرت اقدس کو دھوپ کی تکلیف نہ ہو۔ ایک دن راستہ میں حضرت اقدس نے فرمایا کہ ایک

ہمیں بیک میں اتر کر سے ٹالنا آنا پڑا۔ ساتھ ایک ہندو بھی تھا۔ جیسے آپ تار کر اس طرف بیٹھے ہیں۔ جدم دھوپ ہو۔ وہ پہلے ہی تار کر اس طرف ہو بیٹھا۔ جدم تار ہوتا تھا۔ اور مجھے دھوپ میں بیٹھا پڑا۔ لیکن خدا کا فضل ایسا شامل حال ہوا کہ ایک بلی کا ٹکڑا سوڑنے کے سامنے آگیا۔ اور جب تک ہم ٹالنا نہیں پونچے وہ سوڑنے کے آگے ہی رمل۔ جس سے ہم پر سایہ بھی رمل۔ اور سرد ہوا بھی گنتی رہی۔ ٹالنا پونچا اس ہندو نے تسلیم کیا کہ میں تو اس کو بیٹھا تھا۔ کہ آپ دھوپ میں ہوں۔ لیکن خدا نے آپ پر سایہ کر دیا۔

پس ایسے ہی ممکن ہے کہ جس صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ روایت کی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ اُسے کوئی ایسا اتفاق پیش آیا ہو۔

کہ وہ آپ کیساتھ سفر میں ہو۔ اور خدا تعالیٰ نے ہنسی ظم کسی بدلی کے نکر وہ کو سورج کے سامنے رکھا ہو۔ کہ آپ پر دھوپ نہ پڑے۔ اور ایسی حالت میں انسان کے قدم کا سایہ زمین پر نہیں پڑا کرتا۔ جو کہ ممکنات میں جز ہیں کسی قسم کا بعد عقلی اس معجزہ پر وارد نہیں ہو سکتا۔

تاریخ یو یو

برق اسلام۔ جلد ۲۴۔ ص ۲۳۔ ص ۲۴۔ کتاب بہت باریک حدود گنجان ۱۸ x ۲۷ کی اچھی پر موٹے پتی کو پرکشش ماحاسب بالکون ایڈیٹر رسالہ انوار اسلام کی تعریف ترک الاسلام معتمد حدیث مقرر مترجم کے جواب میں ہے۔ جس میں انکو ۱۶ اعتراضوں کے مفصل الزامی جواب اور بدیع تحقیق جواب بھی ہیں۔ اور ایک حصہ میں وہ۔ نیوگ اور دینا بندہ کی حقیقت کو پورے طور سے روشنی کا گیا ہے اور خود وہ دین سے جو اعتراض وہ۔ آریوں۔ اُنکے پریشور اور دیگر مذہبی اصولوں پر ہونے ہیں۔ انکو مفصل دکھلایا ہے۔ اس کتاب کو بیک ایک چھوٹا سا بچہ بھی آریوں کا دم ناک میں کر سکتا ہے۔ اور چھٹی اس میں کیوں نہ ہو۔ جیکہ اسکی بنیاد اس علم کلام پر ہے۔ جسے اس زمانہ کے امام حضرت حج موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایجاد کیا ہے۔ کہ میں فرس سے کہ مسیح کے آسمان پر جانے کے وقت اترے۔ کوئی فیصلہ اور سرکین بحث مصنف نے نہیں کی صرف اس قدر لکھا ہے۔ کہ آسمان پر یا انکوئی مقبول بات نہیں۔ اور اس کے متعلق کوئی تحقیقی جواب پبلک کے سامنے پیش نہیں کیا۔ نیز بحث کو بہت ہی چھوٹا اور ناقص قول چھوڑ دیا ہے۔ لیکن یہ اچھی اول حصہ ہے۔ ہمیں امید ہے کہ دوسرے حصہ میں اسے بہت وضاحت سے پتھرا دیونگے کیونکہ جس حلال میں کہ حج علیہ السلام آسمان پر گئے ہی نہیں۔ اور فوت شدہ ہیں۔ تو پھر اس میں ممکنات کا کیا بحث اور ایسی ہی نامکمل بحث سلسلہ معراج پر ہے۔ اس کے باقی حصہ کتاب کا مکمل ہے۔ اور ہر ایک مسلمان کو چاہیے کہ ایسی کتاب فرود آجی اس رکھے۔ جس سے آریہ مذہب کی حقیقت واضح ہو۔ جو ہم ہنسی کی ہم ماہی کی اس خوبی کے بہت قائل ہیں۔ کہ وہ انہوں نے اس کی قیمت صرف ۱۱ روپے کا غالباً اصل لاکھ ہے۔ علاوہ معمولہ ایک روپیہ اگر یہ کتاب عام کتابی خط پر لکھی جاتی۔ تو شاید ۱۱ روپے صرف اول حصہ ہے۔ دوسرا حصہ بھی ۱۱ روپے کا ہوگا اور قیمت آری ہوگی۔ درخواست خریداری ایڈیٹر انوار اسلام

تاریخ یو یو

کلمات طیبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۱۸ جولائی سنہ گورداسپور

عرش عرش کیتعلق سوال ہوا۔ اپنے اپنی تفسیر کے اس حصہ کا اعادہ فرمایا۔ جو کہ قبل ازیں دو دفعہ البتہ میں شائع ہو چکی ہے۔ اور فرمایا کہ عرش کی نسبت مخلوق اور غیر مخلوق کا جس قدر اہمیت ہے۔ اور احادیث سے اس کا جسم کہیں ثابت نہیں ہوتا۔ ایک قسم کے علو کے مقام کا اظہار عرش کے لفظ سے کیا گیا ہے۔ اگر اس سے جسم کہو۔ تو پھر خدا کو بھی جسم کہنا پڑے گا یا درکنہا پائے۔ اور اس علو جسمانی نہیں کہ جس کا تعلق جہات سے ہو۔ بلکہ یہ روحانی علو ہے۔

عرش کی نسبت مخلوق اور غیر مخلوق کی بحث بھی ایک بدعت ہے۔ جو کہ نتیجے ایجاد کی گئی۔ صحابہ نے اس کو مطلق نہیں چھیڑا تو اب یہ لوگ چھیڑ کر نا فہم لوگوں کو اپنے گلے ڈالنے میں۔ لیکن عرش کے اصل معنی اس وقت سمجھ میں آ سکتے ہیں۔ جبکہ خدا تعالیٰ کے دوسرے تمام صفات پر بھی ساتھ ہی نظر ہو۔

۱۲ جولائی سنہ گورداسپور

متفرق اقوال

ایسی مثالیں ہیں۔ کہ گناہ کا چھوڑنا عیب خیال کرتے ہیں۔ اور جب کوئی گناہ کو چھوڑنا چاہتا ہے۔ تو اسے ایک حسرت ہوتی ہے۔ کہ اب یہ ہاتھ سے گیا۔ اگر خدا کی عظمت کو مد نظر رکھ کر بھی گناہ کیا جاوے تو بھی اس کا بوجھ بکا ہو جاوے۔ لیکن اس خیال کو چھوڑ

مبارک نماز

ایک نئے کا وقت تھا۔ کہ حضرت امام الزمان علیہ السلام نے چند ایک موجودہ خدام کو ارشاد فرمایا۔ کہ نماز پڑھ لی جاوے۔ سب سے وضو کیا۔ نماز کے لئے چٹیا بیاں چھین۔ حاضرین منتظر تھے۔ کہ جب دستور سابقہ حضور علیہ السلام کسی عماری کو امامت کے لئے آگے بڑھے۔ اور امامت کہے جانے کے بعد اپنے نماز ظہر اور عصر قصر اور جمع کے پڑھائیں حضور علیہ السلام دعا سلام کو امام اور خود کو مقتدی پاکر حاضرین کے دل باغ باغ تھے۔ ان مقتدیوں میں کئی ایسے اصحاب تھے جن کی ایک عرصہ سے آرزو تھی۔ کہ کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نماز میں خود امام ہوں اور ہم مقتدی ان کی اسید آج برائی اور مجھ پر بھی یہ راز کھلا۔ کہ نام نماز کی جقدر تو جدالی اللہ زیادہ ہوتی ہے۔ اور سید قدر جذب قلوب بھی زیادہ

ہوتا ہے۔ چونکہ خدا کے فضل سے اس مبارک نماز میں ہم خود بھی شریک تھا۔ اس لئے دیکھا گیا۔ کہ نئے اختیار دلون پر عاجزی اور فروستی اور حقیقی عجز و انکسار غالب آنا جانا تھا۔ اور دل اللہ تعالیٰ کی طرف کھجا جانا تھا۔ اور اندر سے ایک آواز آتی تھی۔ کہ دعا مانگو۔ قلب تپت تپت ہو کر پانی کی طرح بہ رہا تھا۔ اور اس پانی کو آنکھوں کے سوا اور کوئی راستہ نکلنے کا نہ ملتا تھا اور اس مبارک وقت کے ہاتھ آگے پر شکر تھے۔ ابھی میں دل ہرگز گوارا کرتا تھا۔ کہ سجدہ سے سر اٹھایا جاوے۔ غرضیکہ عجیب کیفیت تھی۔ اور ایک مستحق امام کے مجھے نازاوا کر کے سے جو جو بخششیں اور رحمت از روئے حدیث شریف مقتدیوں کے شامل حال ہوتی ہیں۔ ان کا ثبوت دست بستہ مل رہا تھا چونکہ یہ ایک ایسا عجیب وقت تھا۔ جس کے میسر آنے کی عمر مجھ میں بھی اسید نہ تھی۔ اور عرض غفلت از روئے سے ہمیں اور چند ایک دیگر احباب ملت کو میسر آ گیا۔ اس لئے مناسب ہے کہ اس مبارک وقت کے موجودہ مقتدیوں کے نام قلمبند کر دجائیں۔ جبکہ خدا نے اس طرح عزت افزائی فرمائی اور آئندہ نسلوں کیلئے یہ ایک دگر رہا جاوے۔

فہرست ان اصحاب کی جنہوں نے حضرت امام الزمان علیہ السلام کے مقتدی بنکر نماز ادا کی

- ۱۔ محمد یوسف صاحب عالم شاہ اور اسلامیہ سکول ہالی کلاں
- ۲۔ مولوی عبدالعزیز صاحب انتظام ساکن گوہر پوریا لکھنؤ
- ۳۔ محمد ابراہیم صاحب کلارک ساکن گوہر پوریا لکھنؤ
- ۴۔ عطا محمد صاحب۔ زیندار
- ۵۔ غلیفہ نور الدین صاحب شیشہ زنی شاپ جمن
- ۶۔ عبدالرحیم صاحب ولد غلیفہ نور الدین صاحب
- ۷۔ بابو غلام غوث صاحب۔ ویشہ زنی سنڈھ
- ۸۔ غلام رسول صاحب باورچی۔ ارنکسر
- ۹۔ عبدالعزیز صاحب۔ ٹیلر ایسٹر۔ میرٹھ
- ۱۰۔ عبدالعزیز صاحب۔ مدرس۔ امین آباد
- ۱۱۔ حافظ محمد حسین صاحب۔ دنگوی
- ۱۲۔ میان شہاب الدین صاحب۔ لاہور
- ۱۳۔ عید شاہ صاحب گوہر اور شور کوٹ۔ ضلع جنگ
- ۱۴۔ حسین صاحب۔ ساکن کشمال
- ۱۵۔ میان شادی خان صاحب۔ تاجر سیالکوٹ
- ۱۶۔ مولوی یار محمد صاحب نفس قادیان (۱۸) مولوی عبد اللہ صاحب
- ۱۷۔ لغت خان صاحب۔ جھکری لکھنؤ گورداسپور
- ۱۸۔ میان فیروز حسین صاحب گن سیکھو من ضلع گورداسپور
- ۱۹۔ محمد افضل خادم احمدی جماعت ایشیہ مدرسہ ہمدانیہ

مسئلہ تعلیم قلب

سوال ہوا۔ کہ اگر قبلہ شریف کی طرف پاؤں کر کے سویا جاوے۔ تو بائیں ہے کہ دایں فرمایا۔ کہ یہ ناجائز ہے۔ کیونکہ تعلیم کے برخلاف ہے اس لئے عرض کی۔ کہ احادیث میں اس کی مخالفت نہیں آئی فرمایا۔ کہ یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص کسی بائیں پر حدیث میں ذکر نہیں ہے اور اس لئے قرآن شریف پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہو کر۔ تو کیا یہ جائز ہو جاوے گا ہرگز نہیں ذومن یعظم شعایر اللہ تعالیٰ ما تھاہا من تقویٰ سے القلوب

۲۶ جولائی سنہ گورداسپور

میان ہدایت اللہ صاحب احمدی شاعر لاہور پرتیما جو کہ حضرت اقدس کے ایک عاشق صادق ہیں۔ اپنی اس سیرت سال میں بھی چند دنوں سے گورداسپور آئے ہوئے تھے۔ آج انہوں نے زینت چاہی۔ جس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ اب جا کر کیا کریں گے۔ یہاں ہی رہنے اچھے چلین گے۔ آپ کا بیان رہنا باعث برکت ہے اگر کوئی تکلف ہو۔ تو تھلا دو۔ اس کا انتظام کر دیا جاوے گا پھر اس کے بعد آپ نے عام طور پر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ چونکہ آدمی بت ہوتے ہیں۔ اور ممکن ہے۔ کہ کئی کی ضرورت کا علم اس عمل کو نہ ہو۔ اس لئے ہر ایک شخص کو چاہئے۔ کہ جس شے کی اسے ضرورت ہو۔ وہ بلا تکلف کرے۔ اگر کوئی جان و جود کر چھپا ناسے۔ تو وہ کھنگار ہے۔ جماعت کا اصول ہی بے تکلفی ہے۔ بعد ازیں حضرت جی نے میان ہدایت اللہ صاحب کو خصوصیت سے سید سرور شاہ صاحب سپرد کیا۔ کہ انکی ہر ایک ضرورت کو وہ ہم پونچھائیں۔

نقل شام کو بعد از نماز مغرب دو دو تھان کوٹھ جزل انیس لاہور کے کلارک جن میں ایک صاحب سلمان تھے اور ایک سیالوی حضرت علی ملاقات کو تشریف لائے۔ پھر کہ سیالوی صاحب نے طرف جناب سنی محمد صادق سے شہادت تعلیم اسلام ہالی سکھل قادیان سے متعلق سنی سنی مادے ان کو حضرت اقدس سے متعلق روایں کیا۔ حق حلال استفسار کے بعد حضرت سیالوی نے جو ان کی طرف سے موجود تھے۔ معلوم ہوا کہ ان کے یہ سب مذہب کے تھے۔ اور ان کو دالہ علیان تھے۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ ان کی اگر دین کے خدائے جاوین تو ایک نیکو کتاب لیا ہوتی ہے۔ لیکن تو ہے۔ کہ کہہ جیسے نیکو کو چھوڑ کر جس میں توحید کی تعلیم ہے۔ اسے چھوڑ کر کسی مذہب کو چھوڑ دینا۔ اس کے بعد مشرق طہر پر راجہ پری وغیرہ چوتھی تھی۔ اور یہ وقت حضرت حضور نے فرمایا

۱۲ جولائی سنہ گورداسپور

۱۲ جولائی سنہ گورداسپور

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۱

مولوں کی بابت گالی گلوچ

جسکی بدالواری اور بد اعمالی کھد جو چکی ہے۔ اور خود برائی جسکی ذات سے بنا ہا نگتی ہے۔ خدا انہیں غارت کرے جو ہزار گنا آدمیوں کے رہنا اور معاذ اللہ مشکل کشا بنے ہوئے ہیں۔ فی الحقیقت انکی نمازیں ریاکاری سے پر ہیں۔ اور لاریب وہ نماز پڑھ کے خداوند زمین و زمان کا مضحکہ اڑانے کے چھوڑنے کے وارث بنتے ہیں اس مقبور بارگاہ محمدی گفہ کیلئے جو زبردستی سے پیشوا بن بٹھایے۔ یہی بہتر ہے۔ کہ ایسی نماز سے نماز ترک کر دے اور جاہل مسلمانوں کو اتھا اور پرہیزگاری سے دھوکہ میں نہ ڈالیں۔ بلکہ جو اس ترک عمل سے عذاب بھگتے کے بعد انکی کبھی کبھی نجات کی صورت نکل آئے۔ وہ نیز رضا انداز دین یا درکھیں۔ انکی نوبت کاری کے روزے اور نماز انہیں ابوالا بادنگ جہنم کا وارث بنا دے گی۔ خوارج کی بابت سوانح حضرت عمرؓ کو تاہ انولش کم فہم بد نظریہ ناشائستہ۔

تفسیر قصائد کہنے والوںکی بابت سوانح حضرت عمرؓ کوئی کوئی زبان نہیں کھلی جاتی۔ میں میں کیوں کر رہی نہیں بھر جاتے۔ کجبت نامہ مذہب وحشی اگر روز دنیا سے اور لیتنی ہے۔ تو انکو سخت سزا دیا جائیگی۔ اور ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

جو بگلو نہیں رہتے اور ولی کہلاتے ہیں۔ مقدمہ تفسیر صفحہ ۵۹۳۔ خود عرض احسان فراموشی ازکی بد نصیب انہیں کہہ بھی ایمان کی بو نہیں۔ مقدمہ سدس صفحہ ۷۲۔ ان کے کندھوں پر شیطان بیٹھا ہوا ہے۔

پادریوںکی بابت تفسیر صفحہ ۶۸۔ انکی لفظوں بابتیں مجنونانہ ہوش سدس صفحہ ۲۴۔ سادو نصاریٰ بہائم سے ہوتے ہیں۔

تمام مسلمانوں کے واسطے سیرۃ الرسول ص ۱۱۱ ان کی

عقلیں بے کار ہو گئیں ہیں حیثیت سے گر کر کہا تم سرت ہو گئے ہیں۔

پادری و سلم بیور کی بابت مقدمہ تفسیر صفحہ ۱۴۵ اور ۱۴۶۔

اسکی تعصبات پر از ظلم و جمل سے کہتے کے پانی پی لینے سے دریا کا پانی ناپاک نہیں ہو سکتا۔

سوانح حضرت عمرؓ صفحہ ۱۰۷۔ نامیذہب۔ کینہ ہرزہ درانی کر نیوالا۔ اسکی غلط فہمی ۲۶۹ = ۱۷۱ سیکہ بازاری ۲ دوریا جہاز الفاظ ۴ سیرۃ الرسول صفحہ ۱۰۲ بد نصیب تفسیر ص ۱۰۲۔

صوفیوںکی بابت حیات طیبہ صفحہ ۸۔ ناپاک عشق کا صوفیوںکی مجلس میں بروج رہا۔ اور اردنی سے کام زور تھا۔ اس بیخ اور نروں ترسیم اردنی نے یہاں تک زور کیا۔ کہ علم کو لعنت کے کتب لفظ میں علت مشائخ پرانا نہ آیا۔

پہاں اول پنجابیوں کی بابت حیات صفحہ ۷۷۔ گو وہ پنجابی نژاد تھی۔ پھر بھی ان میں شاکتہ بننے اور خدا پرست ہو کر مادہ نہا۔ اخبار کم فروری ۱۹۹۵ء سید کا ناریک خط کو ردہ۔

لارڈ کینز کا نزار چیف سید کی بابت یکم اپریل ۱۹۹۵ء تفسیر سردار کپٹن کے نامردی پر اور شرم ہے اسکیے جاہلی اور جاؤڑیے پر۔

شاہ نظام الدین اولیا کی بابت حیات طیبہ صفحہ ۲۲ شاہ نظام الدین اولیا جیسا کہ ادب چند خطوں میں مشہور تھا اپنے ایک مرید کی اس تفسیر کشفات دیگیا لال پڑگئے لہٹش اور تعصب کے شعلے انکی سے نکلنے لگے۔ غصہ سے کافہ پیروں میں رعشہ پڑ گیا۔ منہ میں کف بھرا آئی۔ اور اس کتاب کو ضائع کر دینے کا حکم دیا۔ یہ ملک لانے اس لاجوا تفسیر بخوی کا مطلب نہیں سمجھ سکتے۔

اخبار کیل امرت سرگڑھ مورخہ ۱۹۹۵ء جنوری ۱۹۹۵ء ٹوٹا پھوٹا اجازتہ کلاس اور دیرہ دینی کے لگی ہے۔ انکی سیدھی نقلیں کہی گئی ہیں۔ ترتیب مضامین لغو عبارت ہیں طریقہ استعمال پیروہ واقعات دینی اور انکی الفاظ ناشائستہ ہیں۔

الستارہ اشفاق صاحب یکم فروری ۱۹۹۵ء یک شہدہ بدہ حاصل کر لی ہے۔ اوہلے ہم خیال کو نہیں چک کے ہیں۔ ہمت چڑھے چڑیا کی کہانیاں لکھا کرتے ہیں۔ وکین امرت سر جاہ سے ماہر ہو گیا ہے۔ کج رفتار تک توڑنے لپا جو صلہ

و سے دیا ہے۔ کہ اہل دینی پیروں یوں ہندو اتنے لگا خدا کی شان پر چھوڑنے والا چھیلی کاٹیل آپ اپنے جامہ میں اٹھے۔ اور اپنی بساطت آگے قدم نہ رکھتے۔

۸ فروری ۱۹۹۵ء میں ہندو اخبار اردو کیل کی وقت کا پورا اندازہ ہے۔ ہم لگے جو اس کی کبھی پرواہ نہیں کرتے۔ وکیل کے ایسے ایسے جھکے کر جاہر سے نام ہو گیا۔

محمد حسین ایڈیٹر تعلیم لدوان کی بابت اخبار اردو دینی ۱۹۹۵ء ۲۶ جون ۲۶ جون کرتا ہے۔ لعنت بھرا اسکی اصلاح پر لعنت ہے اسکی نامردی پر۔ ۱۱ اپریل ۱۹۹۵ء

بے جا باز نفس شرافت سے دور ہو کے بازاری پاجی آدمی کی طرح۔ یکم جولائی ۱۹۹۵ء

مغل نسالی سے بے بہرہ اپنے رسالہ میں ڈیرا لگتا ہے۔ ۱۰ جولائی۔ کجبتی کا مارا

۲۲ ستمبر ای ائی کجبت پیدا اپنے بزرگوں پر تہلیل پھرا اور طرف رخ کر۔

مسار احمد لام سنگھ والے سے پور کا عہدہ وار تھ سنگھ کی بابت۔

۸ جولائی ۱۹۹۵ء ماہل کندہ ناتراش اتہنا درجہ عالم۔ یکم اگست ۱۹۹۵ء

رشوت خوار زندہ انسان کا خون پینے والا بکھر دہلی کا ایک مشہور اور معزز کبھی ممبر کو ۱۰ ستمبر ۱۹۹۵ء الٹی کپوری والے ممبر کی حقیر رائے امرالکی بابت ۱۸ مئی ۱۹۹۵ء اہدی بوخت

۲۳ مئی ۱۹۹۵ء بد کردار نالائق خردماغ۔ ازلی بد نصیب انے آپ ہی پہوے پڑتے ہیں جاہ میں نہیں سکتے جیسو کین پکر کاٹ کے الو نا بخار۔

یکم جون ۱۹۹۵ء بد مست ازلی مقبور فدائی چوار ازلی بد نصیب تمام خرام ممنوع خمیرین ان کے لئے شیر بادہ ہیں۔ شیطان اور ان کی ذریات کے کل اعمال کا ٹھیکر ایک ایک امہرتے لیا ہے۔ اور یہاں ثابت کر دی کہ دنیا میں آجکل شیطان کی مشیت نہیں ہے۔

۱۱ مئی ۱۹۹۵ء

خبریں

سر روس و جاپان کی جنگ کا حال بڑا بد اخباروں کے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج تک جاپان کا بل بھاری ہے جس میں ان میں اسے قدم تھا ہے۔ آخر اسے فتح ہی کر لیا ہے۔ مآخو رہ یہ یکہ دار الحلفاء مولوں کے کے بہت قریب آ پہنچا ہے۔ پورٹ آرتھر کے بند پر سخت دھاوا اور تباہی ہوئی ہے۔ اور عقب اس نے بھی جاپان قابض ہو جائیگا۔ روسی نو میں میدان میں جاپان کے مقابلے میں پس پا رہی ہے۔

روس نے آبنائے ڈاؤنگ سے اپنے دو جہاز تجارتی نشان دیکر گزارے۔ مگر جب وہ گذر گئے تو جہت انہوں نے جنگی رنگ بولا۔ اس پر برطانیہ گورنمنٹ نے سدھان روم سے جواب چاہا۔ کہ نشے خلاف معاہدہ کیوں گزرتے دیا۔ اور اسے انگریزوں کا ایک جہاز کا کرنا ہی اور روسی اور جہاز اس نشے سے لڑنے سے منع ہے۔ کہ اس میں جاپان کے لئے جنگی امداد سامان ہے۔ اس پر برطانیہ نوم میں لیکر روس کی ایک بھڑکی۔ اور روس سے جواب طلب کیا گیا۔ ان چند ایک واقعات نے معاملات کو بھاری بنا دیا۔ اور کوئی لقب کی بات نہیں۔ کہ یہ چند ایک واقعات کسی عظیم الشان جنگ کا پیش خیمہ ہو جاویں۔ تاکہ جہازوں پر معاملہ چھڑا۔ اور خطرات بڑھے سرور سے بھرنا کر دیا ہے۔

نوروس کے اندر بڑا مٹی پھیل رہی ہے۔ ایک عرصہ سے خارجہ خاص پاپر تخت روس میں نقل کیا گیا ہے۔ وہ انگریزوں سے پیشہ نقل ہو چکے ہیں۔ اور جہازوں کا لے ایک انگریز میڈیکل افسر ایک ایک لڑائی کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ سرکار انگریزوں سے طلب کیے ہیں۔

اگرچہ میں سخت بڑھتی ایک ماہ سے پوری ہے۔ چاہے یہ اس برس حسب نشا نہیں ہوتی ہے جس سے یہ سب خطرات ختم ہو گوں کو پیش آ رہے ہیں۔

ناپور۔ میں طاعون کا کیس پور ہوا۔ ہی ایک محلہ شہر پر یہاں اکثر طاعون ہوتا ہے۔ اور اس کا کیس

جوا ہے۔ جو لوگ اعتراض کر لے تھے۔ کو طوائفوں کو طاعون کیوں نہیں آتی۔ سو اب اس حمل میں لڑ آگئی ہے۔

آبنائے ڈاؤنگ سے روسی جہازوں کی پیش دستی اور نینزنگراگر نری جہازوں کی گرفتاری کا یہ نتیجہ ہے کہ برطانیہ گورنمنٹ نے انگریزی بحری فوجوں کی مشق کی تمام آئینہ تیار نہیں سمجھ کر دی ہیں۔ اور جنگی بڑے کو حکم آیا ہے۔ کہ جہاں ہے وہاں سے د بے۔ اور حکم کا منتظر رہے۔ اور تمام رخصتیں جنگی طرزوں کی منسوخ ہو گئی ہیں۔

جیت ایک عرصہ سے مسنگٹ موسیٰ ابن علی احمد ہے اور اس کا کچھ بنا تھا۔ اب ولایت کے اخبار سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سٹیٹس برج واشنگٹن قریب سے میں آپ نمودار ہوئے ہیں۔ ظاہر است سابقہ ہنرمایہ یسوع سے ملاقات کو آسمان پر گئے ہوں گے۔ سنا گیا ہے۔ کہ جو عورتیں انکی ملاقات کو جاتی ہیں وہ کم ہو جاتی ہیں۔

جاپان میں قومی محرومی عجیب نمودارم کر رہی ہے اگر کوئی لڑکھان جنگ کو روانہ ہو۔ اور اس کے والدین اسکو نہیں تو ان کو نظر حشرات سے دیکھنے ہیں۔ اور بڑائی میں خضیع ہو جاتے ہیں۔ کہ یہ کو انکھار محبت سے جوان کے جوش کو فرو کرتے ہیں۔

جولائی کا اخبار عام اول جاپان کی حسب اعلیٰ اور قومی خیر خواہی کا ثبوت اس طرح سے بیان کرتا ہے۔ کہ نشان کی محنت خوشخوار لڑائی لڑائی میں جاپانی جنرل نوکی کا دوسرا پٹیا نقل ہو گیا تھا۔ اور اس کے نقل کی منہ آئی۔ اور فرود منزل کو جنگ میں جا بکا حکم دیا گیا۔ قبل روانہ کی اس لئے ایک حکم لکھا ہے کہ جب تک خود اس کے نقل ہو نہ کی خبر نہ آوے۔ تب تک لیسز کو نہ کی لائن وقف نہ کی جاوے۔ بلکہ قبل وقف میں رکھی جاوے۔ اس جنرل کا ایک طرف لڑا کا بھی میدان جنگ میں سے اسکی آرزو تھی۔ کہ ہم تینوں باپ بیٹوں کی لاشیں ایک ہی وقت میں دفن ہوں۔

جب ملک اور قوم کی خاطر اس طرح کی دلیری سے جان کی قربانی کی جاتی۔ تو سچے پرستاروں

کو خدا کی راہ میں جان کا کیا غمہ و اینگر ہو سکتا ہے۔ ملا عبدالطیف ہی کی نظیر دیکھو۔

جسٹس میں ولیم وائسن کینی کے والدہ میں۔ چالیس لاکھ خسارہ ہے۔ یکم نومبر کو پیش مقدمہ ہے۔

پارلمنٹ نے ایمریز پورجیو ہے۔ کہ ہم بہت کا خرچہ منہ پر نہ ڈالیں۔

فرسٹوال کی کونسل میں مسودہ پیش ہوا ہے۔ کہ مجوزہ مزدور کے کوئی آئینہ آدی وہاں نکالے اور یہ کہ برطانیہ انڈین کی آزادی محدود کی جاوے۔

روسوں نے مولدین میں ایک اخبار چینی زبان میں جاری کیا ہے۔ تاکہ روسی رعب ترقی کر دے۔ اس میں لکھا ہے کہ وہ دن قریب ہے۔ جبکہ روسی خاص نوکیوں میں وارد ہو کر حسب انتشار شرک انط جاپان سے منتظر رہے گا۔ ایسے ہی ایک اخبار چین میں جاری کیا گیا ہے۔

معتقدات - حضرت اقدس علیہ السلام ۱۶ جولائی کو گھر واسپور شہر ۲۹ کو اوج شب کو واپس نشتر لائے۔

۲۵ کو مقدمہ کر دین بنام حضرت اقدس گواہ غلام گاہیاں اور صحت جونی لڑی

۲۶ کو عدالت پورہ طیارہ اہل بنود نوری

۲۸ کو مقدمہ ایضاً۔ گواہ غلام محمد یحییٰ ختم ہوئی

۲۹ کو مقدمہ ایضاً گواہ غلام محمد یحییٰ مستقیم نے بیج ختم کی مقدمہ حضرت اقدس میں شہادت استغاثہ ختم ہو چکی ہے۔ اور وہی فرد جو باوجود وصال صاحب سابق عمر میں لگا یا تھا۔ مجال رکھا گیا۔ اس مرحلہ پر صاحب خواجہ گلان الدین صاحب نے عدالت کو اس اہم شہادت کو قبول کرنے سے انکار کیا۔ شہادت استغاثہ پر فوراً کر لینی چاہئے۔ کہ کو کو لازم کو پوری کر کے

کے کھانی مصالحہ میں موجود ہے۔ اور اگر بعد فرود ہی اس میں کوئی جسم پایا جاتا ہو۔ تو ہم شہادت صفائی نہیں کر سکتے تھے تیار ہیں۔ لیکن چونکہ ہماری حالت پختہ ہو چکی ہے۔ ہمارے مخالفین میں جو بولنا گناہ نہیں ہوا جانا۔ ہیں اگر ہم نے فرقہ کے کو اپنی کوس کے تو ان کے مریدوں کی وجہ سے شہادت کو کڑو کیا جاوے گا۔ اور ان سے ہمیں امید نہیں۔ کہ وہ اظہار میں کی حرکت کریں۔ ایسے ہم مجبور ہو گئے کہ بعض اعلیٰ عہدہ داروں کو شہادت میں شہید کریں جن میں انگریزی ہوں۔ چنانچہ ہم کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں کہ وہ ہم بھی نہیں ہو سکتا۔ ایسے ان کثیر مصارف اور وقت

کونسل میں ولیم وائسن کینی کے والدہ میں۔ چالیس لاکھ خسارہ ہے۔ یکم نومبر کو پیش مقدمہ ہے۔ پارلمنٹ نے ایمریز پورجیو ہے۔ کہ ہم بہت کا خرچہ منہ پر نہ ڈالیں۔ فرسٹوال کی کونسل میں مسودہ پیش ہوا ہے۔ کہ مجوزہ مزدور کے کوئی آئینہ آدی وہاں نکالے اور یہ کہ برطانیہ انڈین کی آزادی محدود کی جاوے۔ روسوں نے مولدین میں ایک اخبار چینی زبان میں جاری کیا ہے۔ تاکہ روسی رعب ترقی کر دے۔ اس میں لکھا ہے کہ وہ دن قریب ہے۔ جبکہ روسی خاص نوکیوں میں وارد ہو کر حسب انتشار شرک انط جاپان سے منتظر رہے گا۔ ایسے ہی ایک اخبار چین میں جاری کیا گیا ہے۔